

عروسِ مضمون (دیوانِ شرم)

تصنیف

شمس النساء بیگم شرم

ناشر

نور ہدایت فاؤنڈیشن

حسینیہ حضرت غفران مآب، مولانا کلب حسین روڈ، چوک،

لکھنؤ-۲۲۶۰۰۳ (یو۔ پی)۔ انڈیا

Noor-e-Hidayat Foundation

Imambara Ghufraanmaab, Maulana Kalbe Husain Road,

Chowk, Lucknow-3 INDIA

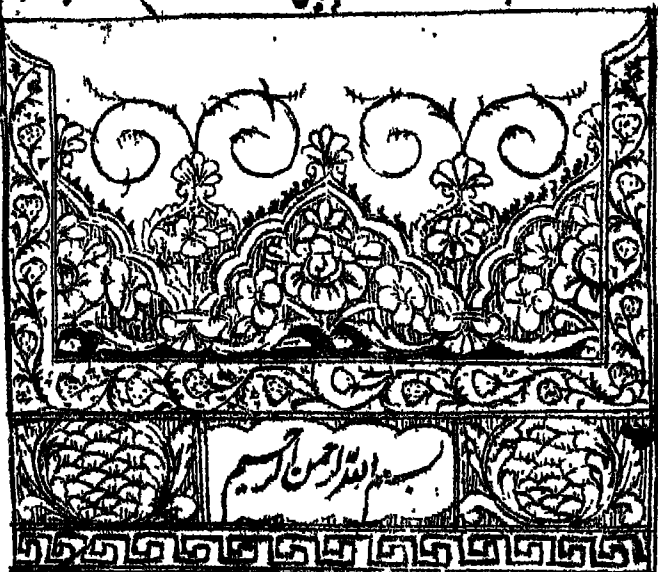
Website: www.noorehidayatfoundation.org

www.naqeeblucknow.com

E-mail: noorehidayat@gmail.com, noorehidayat@yahoo.com

Ph:0522-2252230 Mob :08736009814,09335996808

17

[illegible]

شہسارانِ معصیت کا کہنا ہے طاقت ہے کہ ادا کی ستائش اور دبا
مین زبان کھولیں اور حیران کچھ گناہ و غفلت شکار کو کب لیا جو صلہ
اور جرأت ہے کہ جو خالقِ ارض و فلک میں سوسا کلامیہ بجز یہ کہ بولیں قیام
کچھ اور ہے محلِ خرم و غور ہے کہ جب فی دصاحبِ لولاک، اعرضا کفرما
تو ہم بے زبانوں سے سوا اے سکوت کیا بن آئے بہتر ہی ہے
کہ تاسق در علی قدر فہم و شعور شکر نغماے شاہد ستور میں تر زبانِ ازلین
اپنی حد سے نہ بڑھیں طبیعت سے نہ گڑھیں یہ کیا کم ہے کہ ہر دم

[illegible]

ملک تری رخ گلگون کو دیکھ کر بولی
 کہی تو عالم رو پامین شکل کھلا دو
 ہر ایک پیلوں کو نہ کس طرح سو رجوع
 یہ آرزوئی پیرین پانچ داغ دین کر
 خدا سی تا دم آخر دعا خنجش کے
 یہ آرزو ہی سمجھ ایدہ سپہ عرب
 ہی تجسی عشق محبت تری دھی سی
 کہی نہ حوت محبت میں آید گاہی شرم
 یہ ادنی سا اثر ہی الفت ساقی کو شرکا
 جسے جانی سخن ہو کہ میں ہر مرد و عاکم
 ایسے پھر تا ہی جا رویشع مہر کوں
 مقرب اس سے چہ شہورہ سار فرشتوں
 شرف حاصل ہو فوراً مہر عالم تابین جان
 بجای قدرت خان کوں کہ ذات اقدس
 چہا نازیر دامن کرم لطف و عنایت

ہی خیزان یہ کل تر ریاض جنت کا
 کمال شوق ہی ان کہ کوں کج زیارت کا
 کہ خیزان ہی چمن آپ کی شریعت کا
 عیان ہو محضر نوختن کی الفت میں
 کب ایسا پاس تھا اور دنیا کو ہمت کا
 کروں دینی میں اگر طوائف تربت کا
 یہی وسیلہ ہی روز جزا شفاعت کا
 گندہ ہی دل کی گیندی چہ نام حضرت کا
 دل شیدا بنا شیشہ شراعت حق حیدر کا
 بلا خیمہ ہی نفس نافقہ تو ہے پیر کا
 یہ کیا جا رویش ہی ستاں شاخیر کا
 کو خیر مل میں ک پاسان آپ کی در کا
 پڑی پرتو جو درون پر تر خسار انو کا
 کہ ہی جلاسا سکتا ہی تو لکھا سقد کا
 بہت خیر گاہی جھگو گری خوشدہر کا

دعوت الی اللہ
وہ جس نے اس کو پہنچایا
اس کی طرف سے
اس کے لئے
اس کے لئے
اس کے لئے

[illegible]

جانی برست سنا که یونانی کس
 جانی برست سنا که یونانی کس
 جانی برست سنا که یونانی کس
 جانی برست سنا که یونانی کس

<p> ده منم گرمی هوا کا پرسان ہوتا سبز و ادس صحت خ ہر چو نایان ہوتا میری قضی میں اگر ملک سلیمان ہوتا ہر مہینی کی عوض گرمہ شعبان ہوتا دردندان نظر آتی جو وہ خندان ہوتا صاف بھی سمجھے جو مصعب دردندان ہوتا ہاتھ میں میرے جو وہ گیسو پچان ہوتا دیکھ کر آئینہ کس طرح نہ حیران ہوتا پیر بہن چاک جو ہوتا تو میں حیران ہوتا قبر کا سنگ مرلعل چشان ہوتا اس قدر ظلم نہ کرتا جو سلمان ہوتا لب دندان کی تصویر میں جو گریان ہوتا نقل کر کے وہ مجھی آپیشیمان ہوتا در زمین جھکا اگر توج کا طوفان ہوتا غسل کر کے یہی شیخ جو عریان ہوتا </p>	<p> ظلم کرتا نہ کبھی جسم اوسے آجاتا میں خط جدول نگار سمجھتا اوسکو تو تو کیا ہوتی پریزا دس ہزار دن تنخیر دیکھتا شوق سی بیرون میں ترسہ خط سنگ گوہر اسی رود کی تصدق کرتا آبرو کرتے ہماری شعرائی دوران شانہ سوچ سے دھڑات کیا کرتا ہین حسن یوسف سی دھندان گمراہ کاس بحث چکا جیب اسی دستانوں میں ہی پوس لب نگین کی اگر یاد میں مہر جاتا ہین ہمتو مدت تھے جان بچے ہیں کافر لعل گوہر عروس اکون کھلتے اسی شہر منع کرتا تھیں آدو ستلا حاصل تھا می کشو کشتی می ساقی موش لانا نظر آجاتی ابھی برق تجلی اسی شرم </p>
---	--

جانی برست سنا کہ یونانی کس
 جانی برست سنا کہ یونانی کس
 جانی برست سنا کہ یونانی کس
 جانی برست سنا کہ یونانی کس

دیکھی کیا ہو کہ تو پر شکستہ رہی لگی
 سری پاتکے ہی اک خور کا بگاڑی اے
 دیکھتی ہی صفت شرکان کو تیری و صفات
 یا مدین اوں فرزند کی جو میں نے لگا
 اوں کی قامت کو بلکہ کیون قیامت ہے
 ہر گھڑی شوق ملاقات ہی بڑھتا جاتا
 میرے تو ہی ہوئے خلق چمن میں قری
 افسانہ عارضہ جانان جو اس کی ہی محوی
 پرتو خال رخ یار بنا نافہ مشک
 آئینہ بنتا ہی ہر نقش قدم وقت خرام
 یار اگر آئی وہی یہ مرا آنسو تہیائیں
 تنے افشان چوخی چاندنی پشانی پر
 کیوں سی ملکی کما تی نہیں تم شرم دانت

تیغ ابرو میں محنت کی ہوئی جو ہر پید
 ننوا اور نوکا ترا ہم سر پید
 جای دل پہلو میں سیر ہوئی تشر پید
 چشمہ اشک سی سیر ہو گویا ہر پید
 چال سی جکی ہوا فتنہ محشر پید
 ایک پر زرا جو لکھون اوں سے ہوا فتنہ پید
 تیری سانی سے ہوئی سرو صوبہ پید
 شکر آئینہ ہوا آہ میں شمشیر پید
 سایہ زلف سی اوں کی ہوا غنیر پید
 تجھ کو صانع فی عیار شک سکند پید
 شکر خورشید تو ہرگز نہون اختر پید
 ہو گئی چہرہ محتاب پر اختر پید
 کیا شب قدر میں چو نہیں اختر پید

کیوں نہون شرم قرار کی تصدق ای شرم
 نور حق سے چو بہن اختر و حیث پید

۱۱
دو ساعش کانه کا فنی بنیاد
جسے اکرم نے سرکاری کاموں پر پورا
ڈری ہو کر دھوکا خان آدمی کوئی
تفہمی میں ہے جو کہ گھر کے
گشت میں ہیں نا بی بی بس صاحب
بیس

کیونکہ انہوں نے اس قدر کمالی تصدیق اسی شہرم
نور حق سے ہوئے ہیں احمد وحید رسید

دیکھو

[illegible]

ادب و ادب کو عزیز جان رکھو
 ادب و ادب کو عزیز جان رکھو
 ادب و ادب کو عزیز جان رکھو
 ادب و ادب کو عزیز جان رکھو

[illegible]

ده دیه پنج گدلی دم کیا سپهر
 یان رگه جان فی دریا خون گشتی نهاد
 دم گریه بھی ترا نام ربا درد زبان
 میری سینی می جو نکلا تو دین جاکي ربا
 تونی پنهانی جو زنجیر سمجھ کر حشے
 چو در کشت تیان عشق خدا کز اکتھا
 اسقدر خاک سی آلوده سدا وحشت مین
 لطف حق یاد جو آیا تو بتون کو بھولا
 جہنستان مین نظر آیا ہر اک گل انگر
 اکی آکھون مین کمر سیر جہان کس اوسنی

آنکہ پڑ سکتی نہ تھی اوسکی چکاس پر اسی شرم
 جب تو مین برق کو اوس شوخ کا دامن سمجھا

کیا اندھنی ہر ایک کو عریان پیدا
 عکس دغا ہی ہری گوہر غطان پیدا
 ہاتھ ظلمات کی ہر چشمہ بھیران پیدا
 جو ہر ترک لباسی گری لسان پیدا

پرتو لب سی ہوا لعل بخشان پیدا
 ہر ایک کو کلی لب جان بخش پر گری ملی پیدا
 ای ہوجانی مین لونی ایسی کی پیدا
 لڑی زخم و دہ کیسے پیا پیدا

در این عالم که همه را در آغوش میگیرد
 و در این عالم که همه را در آغوش میگیرد
 و در این عالم که همه را در آغوش میگیرد
 و در این عالم که همه را در آغوش میگیرد

چو کایا آنکس مون یی یک کفنگی کایا ابرش کان لنگادی پس کان جوی گل پوی غنچی لیاو کی طرح شراست دم خست جودکها لب زنگین تو موصی مصحفی سینه خط و کینیر ای خضر و بزمین زنده جادید بون پیر و آتش بون فصل بهاری آبی کیون نه رویا کین گام و لاد اطفا گیا باز اگر کوبه خنده خوان میرا جان ای اول بیا بخت کی طاری گره گئی خود خجالت زمین پیش نشاد حسرت جامه در گئی ای دست بچون	آنگه دلی بی الطرد اندر مر جان آیا آنکده اما جوتی موسسم باران آیا هر گلگشت جواشین بیخه خندان آیا اشک خوین گامری آنکس بیخه نمان آیا رو گیا چاند جب کامر شعیان آیا اپنی پوست کا نظر چاه ز خندان آیا پیر و بی وقت گرفتاری زندان آیا آیا جوتی و بوم مدین نالان آیا لوگ کسی گئی پوست گندان آیا مر گیا مین جوطر خسته حیدان آیا جب گلستان مین هزاره خوانان آیا نامیدامن نکبسی چاک گریان آیا
شرم جمیت دل گیا هو بولا دنیا مین یروه گاشتن چو کسبیل می پریشان آیا	مین شرم کی مای اوی بیجان کشتا ده شوخی می بر بزم بجا کیا کینیر کشتا

ای ترک خندان ای ترک خندان ای ترک خندان
 و در این عالم که همه را در آغوش میگیرد
 و در این عالم که همه را در آغوش میگیرد
 و در این عالم که همه را در آغوش میگیرد
 و در این عالم که همه را در آغوش میگیرد

در این عالم که همه را در آغوش میگیرد
 و در این عالم که همه را در آغوش میگیرد
 و در این عالم که همه را در آغوش میگیرد
 و در این عالم که همه را در آغوش میگیرد

[illegible]

جب ادا ہو گا تو ہر گز کٹنا ہی بعد از
 ان روزوں پہنچے ہی بٹ کر وہی بخت
 چلتے میں کر اوسکی چک جاتی ہی ہر
 بیوجہ دل آرام اوی ہم نہیں کہتے
 اس شہم سے اسی شہم نہایت پہنچے ہم
 معشوق نے جو شہم مر کر کہا نام ہمارا
 سرچ زن ابکی ہوا دیدہ گرمان کیا
 اپنی عاشق کو کیا نون میں ملان کیا
 بیخراں ہے چین کو چہ جانان کیا
 جوش و شہت ہی یوں نہیں ہار ہی نہیں
 دوسے اور ہی شہر و زمین ہوا میں جوتین
 ہوا و شہا طفت اسی کی اوی بول کیا
 ہنشین کیا ہی معشوق کو توئی ہے
 پانچ پرشتا گان آئینہ کا ہوتا ہے
 دھوم اور شام کی سلطان تھی نیکی خراج
 کیون ہاس ہم اسین تری کیا کام ہمارا
 کہو دے نہ وہ کا فر کوین ہلام ہمارا
 ہی گل سے ہی ناز کہ گل اندام ہمارا
 ہی وہ گل تر باعث آرام ہمارا
 اس شہم سے اسی شہم نہایت پہنچے ہم
 معشوق نے جو شہم مر کر کہا نام ہمارا
 ہافلک اشک کا پوچھا ہی پٹ فغان کیا
 گبر کستی میں تھی ہی یہ سلمان کیا
 شہم ہم شکار و کسلائی گلستان کیا
 کپڑی پھاڑوں گا کوئی دھین گیا
 ہا صبا نیکی تو بیٹھا تھا نگہبان کیا
 پوچھا صبا دسی ہوتا ہی گلستان کیا
 ساری جھوڑوں میں ہی کھر کھر فیضان کیا
 دیکھ کر حسن رخ یار ہی حیران کیا
 فی الحقیقت ہی مری جان سلطان کیا

دہ نینک سے نوز کا نینک کی آواز سے
 کسبائی دزدہ کسبائی جوین کا کون
 دینا لور کا لاستہ فراموش کا
 دہستان آتائی جی بدلیک پور شکا
 پوچی گئی دیکھی کئی دزدہ کون
 یی عیسیٰ گل اندام کی تو خوشی کا
 نانی بہی پو شاد ہمارے خوشی

گھر خلد برین ہو گیا اسے جان ہمارا
 ای شخ شنگریہ کہاں ہمارا
 رب سات ہو قتل کا سامان ہمارا
 دیکھو ہی پر نر و سلیمان ہمارا
 دیوان ہو جائے کا یہ دیوان ہمارا
 سوکھتی ہوا آب گریبان ہمارا
 ایسا تو سنگر ہنسن نادان ہمارا
 دل ہو گیا دم ہرین پریشان ہمارا
 ہی مجھے خطا از خون سلطان ہمارا
 دل اندر ہو جائی پریشان ہمارا
 تھوڑی کو چے کے پرستان ہمارا
 ہی ہو گیا سبے حرات آں ہمارا

کیونکہ کسین خوشی آئی ہی تیرے
 دل کی جنت جانا ہی تو جان ہو لیا
 آیا ہی یہی ہاتھ میں دتھ دو دم کو
 کیا بات ہیں کیا پانوں میں کیا قہر کا
 جام ہی گلزنگ کی باقی جو کسین میں
 احسان نہ دیا گل کی خوشی تو جہان
 ذی عقل ہی برفن ہی اسطوران
 ہو کا کل سنگین کی سبک ہو گیا
 کیا جالی گنہ کیا ہوا نہت میں آگ
 شاد نہ کرو زلف پریشان میں آگ
 ای جو جگتی ہیں کسکرتی ہرین پران
 کسبائی خطا کی بولیا بوسہ ادب سے

وہ دشمن سخن کیجیے ای شہرہم کہ جس سے
 تار و ز قیامت رس ہے دیوان ہمارا
 زخمہ زخم سنگینا اس سے برک خوشی کا
 کیا کہوں لطافت اور تھا آج بھی خوشی کا

دہ نینک سے نوز کا نینک کی آواز سے
 کسبائی دزدہ کسبائی جوین کا کون
 دینا لور کا لاستہ فراموش کا
 دہستان آتائی جی بدلیک پور شکا
 پوچی گئی دیکھی کئی دزدہ کون
 یی عیسیٰ گل اندام کی تو خوشی کا
 نانی بہی پو شاد ہمارے خوشی
 دہستان آتائی جی بدلیک پور شکا
 پوچی گئی دیکھی کئی دزدہ کون
 یی عیسیٰ گل اندام کی تو خوشی کا
 نانی بہی پو شاد ہمارے خوشی

دہستان آتائی جی بدلیک پور شکا
 پوچی گئی دیکھی کئی دزدہ کون
 یی عیسیٰ گل اندام کی تو خوشی کا
 نانی بہی پو شاد ہمارے خوشی

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

مجلس شورای ملی
روز شنبه ۱۳۰۲

بہارِ نبویؐ کی جامعہ شرح

زوہرہ اوس پتھرا کی بجلی کی نہایت
 انتہا کر کے بیس کیونگا ہر کفن اوس
 صبر ہی دیکھ کے شرمگاہی جسکے عارض
 شیر خرگان ہی جگر ہوئیں گی اکون رنج
 چودھویں رات آج ایک مارا رشک قمر
 سیر گلشن میں اگر ترنگا ہوں کچھ
 ایک دن یا ایک رات رنجی پامال
 دیکھی بجلی کی گسٹن سب بون کنار
 نہ خیر میں گھا آپ رکھو گھا جسم
 صف خرگان کا دہن کے آؤ تانا اید
 چاہ کہ سوئے اظہار کرون عین اپنے
 اور کو کیا ہی غرض یہ تو تباہی ظلم
 یوہین ہر روز بڑا حسن جمنا شام
 یلغ تیری جہریشاں دہا کرتی تھی
 ہیکہ دیدار کی مالکی اگر اسی سیر ہوتا

گفتگو پہلی کارگرفیسا ہی عاقل ہوگا
عشق بازی میں دلجو ہے جو کامل ہوگا
اوس گل شرک بہلا کون مقابل ہوگا
تجربہ زندگی جو دیکھے گا وہ سب ہوگا
میر طالع کا شمار امیر کامل ہوگا
طاہر نیک چین طائر بسمل ہوگا
ضربت نقش قدم زیر قدم دل ہوگا
کب گل میں تری یہ بات حاصل ہوگا
مستند نقل چہ دم مرا قاتل ہوگا
کسی کا کچھ نہیں جاسے گا تو بسمل ہوگا
ہی سمجھ دار تو خود دل میں عاقل ہوگا
بوسہ مانگی گا وہی بو ترامل ہوگا
چنی چہ آج تو گل حشر شامل ہوگا
کو کچھ نہت بین ای جان مراد ملے گا
کاسے چشم مر کاسے سائل ہوگا

[illegible][illegible]

این کتاب را در روز جمعه ۱۲۸۴ قمری در شهر تبریز
 در محله کهنه بازار در منزلت منتهی
 در روز جمعه ۱۲۸۴ قمری در شهر تبریز
 در محله کهنه بازار در منزلت منتهی
 در روز جمعه ۱۲۸۴ قمری در شهر تبریز
 در محله کهنه بازار در منزلت منتهی

سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ یہ شعر کسی کا نظم ہے
 کیا کہ اس شعر میں عشق ہی اس کا اصل موضوع ہے
 اس پر نیا کی عارضی نظر آیا خط
 عمر بہ مرتے رہی تیری لب دندان پر
 بجلیاں ہم یگرانی لگی وہ نہیں ہر
 میرے ماتلے جو توارنگا کی ہنس کر
 زلف کی لہریں میں تر گشتوں کے
 دامن صبر و اچاک زلیخا کی طرح
 حوصلہ پر نہ رہا باد یہ پیامے کا
 میرے واغون کو جو دیکھا تو یہ شوخی سے کہا
 مار رکھنے میں تری زلف دوں اکیٹا ہی
 جو کہ خوش خواجہ لائق ہیں وہ خوش تہی ہیں

ہو کو دکھلاؤ کہ تہنہ ہر شعبان دیکھا
 اسی گلو میں نے تہنیں چاک گریبان دیکھا
 قبضہ مور میں لٹا ملک سلیمان دیکھا
 لعل دیکھا نہ کہی گو سہر غطان دیکھا
 اس کی طرح سگی گلشن میں جو گریبان دیکھا
 دہن زخم کو ہر وار خندان دیکھا
 سانپ کی قبضے میں یہ سنج شہیدان دیکھا
 خواب میں جب تھی ای پوئے گنگان دیکھا
 قیس نے آکے ہمارا جو سیان دیکھا
 ہم نے ایسا نہ کوئی سرو چرخان دیکھا
 ہم نے ایسا نہ کوئی فنی چیمان دیکھا
 لب سرفار کو کسو وقت نہ خندان دیکھا

دل بیتاب کی ای شرم ہوئی دو گھر سے
 تیج عریان کی طرح جلو سے عریان دیکھا

جو وعدہ کر کے وہ رشک قمر نہیں گاتا
 قرار دل کو مری رہا ہر نہیں آتا

سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ یہ شعر کسی کا نظم ہے
 کیا کہ اس شعر میں عشق ہی اس کا اصل موضوع ہے
 اس پر نیا کی عارضی نظر آیا خط
 عمر بہ مرتے رہی تیری لب دندان پر
 بجلیاں ہم یگرانی لگی وہ نہیں ہر
 میرے ماتلے جو توارنگا کی ہنس کر
 زلف کی لہریں میں تر گشتوں کے
 دامن صبر و اچاک زلیخا کی طرح
 حوصلہ پر نہ رہا باد یہ پیامے کا
 میرے واغون کو جو دیکھا تو یہ شوخی سے کہا
 مار رکھنے میں تری زلف دوں اکیٹا ہی
 جو کہ خوش خواجہ لائق ہیں وہ خوش تہی ہیں

ہو کو دکھلاؤ کہ تہنہ ہر شعبان دیکھا
 اسی گلو میں نے تہنیں چاک گریبان دیکھا
 قبضہ مور میں لٹا ملک سلیمان دیکھا
 لعل دیکھا نہ کہی گو سہر غطان دیکھا
 اس کی طرح سگی گلشن میں جو گریبان دیکھا
 دہن زخم کو ہر وار خندان دیکھا
 سانپ کی قبضے میں یہ سنج شہیدان دیکھا
 خواب میں جب تھی ای پوئے گنگان دیکھا
 قیس نے آکے ہمارا جو سیان دیکھا
 ہم نے ایسا نہ کوئی سرو چرخان دیکھا
 ہم نے ایسا نہ کوئی فنی چیمان دیکھا
 لب سرفار کو کسو وقت نہ خندان دیکھا

سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ یہ شعر کسی کا نظم ہے
 کیا کہ اس شعر میں عشق ہی اس کا اصل موضوع ہے
 اس پر نیا کی عارضی نظر آیا خط
 عمر بہ مرتے رہی تیری لب دندان پر
 بجلیاں ہم یگرانی لگی وہ نہیں ہر
 میرے ماتلے جو توارنگا کی ہنس کر
 زلف کی لہریں میں تر گشتوں کے
 دامن صبر و اچاک زلیخا کی طرح
 حوصلہ پر نہ رہا باد یہ پیامے کا
 میرے واغون کو جو دیکھا تو یہ شوخی سے کہا
 مار رکھنے میں تری زلف دوں اکیٹا ہی
 جو کہ خوش خواجہ لائق ہیں وہ خوش تہی ہیں

<p>طلب کے لئے کہ وہ نہایت مطلب کے لئے کہ وہ نہایت مطلب کے لئے کہ وہ نہایت</p>	<p>طلب کے لئے کہ وہ نہایت مطلب کے لئے کہ وہ نہایت مطلب کے لئے کہ وہ نہایت</p>
<p>طلب کے لئے کہ وہ نہایت مطلب کے لئے کہ وہ نہایت مطلب کے لئے کہ وہ نہایت</p>	<p>یوں کی طرح وہ نہایت کیونکہ کہ وہ نہایت دل اس کے لئے کہ وہ نہایت تیری گل خیز و شہرہ سی ہی محبت دست اک لپٹ کر لیا کرتی ہوں بہ عہد زمانی میں جو وہ وہی ہیں چور سی ادھرتی ہیں جہانک کی اونکو سفاک تری ابرو و شرک کا نہ ہوں شیدا</p>
<p>۲۷</p>	<p>ہم اسلی بیمار رہا کرتی ہیں اسے شرم ہی دل کو کسی زگر سے بیمار سے مطلب</p>
<p>طلب کے لئے کہ وہ نہایت مطلب کے لئے کہ وہ نہایت مطلب کے لئے کہ وہ نہایت</p>	<p>لا اپنی زبان کہ تو دل ار سے مطلب زباں کیا کرتی ہیں کیوں جو کہ تعریف جو ظلم کی آہنی وہ سب سہیلی سمجھنے ہیں مگر ہی ہزار فریبوں کی نفرت ساقی سی ہی کیا وہ اوجہ اور جام کیا کام</p>
<p>طلب کے لئے کہ وہ نہایت مطلب کے لئے کہ وہ نہایت مطلب کے لئے کہ وہ نہایت</p>	<p>طلب کے لئے کہ وہ نہایت مطلب کے لئے کہ وہ نہایت مطلب کے لئے کہ وہ نہایت</p>

رات
 سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی

لافون کا تری مول جو یاد آتا ہی جھکو یہ سٹ پیر گری لوگ تو یوں بولی زلیخا کیا نالہ مرا صور کسہ فیل سے کم ہے سو فتنے اوٹھاؤ گا میں آفتہ دور غریبید قیامت ہی ترا جسدہ پور ستمہ شری دل پنا چپا لوں گا کفن میں چلنے سی تری فتنہ محشر ہو ابر پا باہر نہ قدم گہری رکڑی غیرت یوسف ہر ایک نہ کس طرح دل جان کہو تاربان کچھ روز قیامت کا ہمیشہ نہ نہیں ہے جب جلی ہی ہو تا ہی بیافتنہ محشر وا غطسی کیتی ہیں تری میننی داسے	لانی ہی سحر سپیدہ تار قیامت اس جنس پہ ٹوٹی ہین خرید ار قیامت دیکھو تو بیبا ہی پس دیوار قیامت یہ وصل کی شب ہی ترا نکار قیامت رفتار قیامت تری گفتار قیامت رکنا ہی نہت یہ گنہگار قیامت لائے مری سر پر تری رفتار قیامت اگلی و گرنہ سیر بازار قیامت گفتار غضب جسکی ہو رفتار قیامت دیکھی ہی تری چال ہی سو بار قیامت کیا قتلک طرح ہی تری تلوار قیامت ہر کو نہ ڈرا دیکھی ہی سو بار قیامت
--	---

۳۱

یہ سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی

یہ سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی

یہ سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی

مضمون قید یار غزل میں ہیں سحر ایا	ای شرم یہ سب ہیں تری اشعار قیامت
عجب سحر کی رہی جھکو پیرا سے رات	فراق یار میں جسکی پلک ساری رات

یہ سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی

یہ سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی

یہ سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی
 سحری نوبت کی کوئی کھلی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

صورت غیر سیہ رو نظر آئے عجیبو ہٹا گیا رخ بہت بیدین کا اقتدار کر کی زخمی مچھی ہنستا ہی وہ قاتل میرا دیکھ کر اوسکو نہ کس طرح میں بڑا دی گ کہتے ہیں تیج کھن قتل کو یا رانا ہے خون ل ہی نہ کیا مین کروں ہمائی	کیون ل لالہ پڑھوں انہی غنیاں گ مین تو کیا دیکھی آئینہ ہی میرا آج سیر زخموں پہ نگہ نہ کیا دین ہی آج عید قربان کا ہی ان جان فانی ہی آج یہ اگر سچ ہی تو مشکل مگر آسان ہی آج خبر سریانی مین آؤں تلخ کا سماں آج
--	---

ردیف
 دہ کل تر جو غنایا نہیں ہرگز تجھے
 پہر تو گداسے ای شرم ہرسان ہی آج
 جیم فارسی
 نہین چلتا کیسے کیا پہنچ
 نہین کہلتا ہے ہکا اعلیٰ پہنچ
 پڑ گیا دل پر ہاے کیا پہنچ
 روز کرتے ہو تم نرا لپچ
 اوسکی باتوں میں ہی ہلا کپچ
 کیجھے آج کوئے ایسا پہنچ
 مار گیسو بچے سے سراپا پہنچ
 کیا پہنچ گیسو ن کو کیا کیا پہنچ
 نہت بچان میں ہے ہلا کپچ
 پنہس گیا جا کے تیری زلفوں میں
 تھنے شاید پڑے ہے گل گشتی
 رہن سنبھل کو اوس کی کیا نسبت
 اپنے زلفین وہ مجھے بنو این
 چشم افنی ہر ایک حلقہ ہے

[illegible]

یاد کن کہ جو کہ در دل خجالت
 و در کمال غم و اندوه
 و در کمال غم و اندوه
 و در کمال غم و اندوه

ای یار ہم جو کرتی ہستی تیری بدگو یاد	اپنا ہی نیکی کر نیو دل چاہتا نہیں
ایسی تو چال ہوگی نہ کبک دری کو یاد	چلتا ہی ہے اسی تو اکھیلیوں کے چال
رو رو کی ہم بھی کرتی بین پیر شہسہ یاد	بچا جو آسمان پہ چمکتی ہے ابنین
جادو گیا وہ بھول جو تھا سامری کو یاد	چتون کو تیری دیکھ کی اسی فتنہ زمانہ
اوس ماہر کو کرتی بین ہم دل لگی کو یاد	کیا کیا سننے سننے میں اونی نہیں کہا
کیا حشر کو کر نیکی تو سے داؤگے کو یاد	انصاف کہ چکا نہ ہمارا تو ای خدا
کرتا ہی اک زمانہ تری شاعری کو یاد	شعرون کو شوق چوڑ دیا توئی آب
کیونکر کریں نہ ہم تری شاعر کی یاد	موزون بزرگ جوعہ قد ہی ترا کلام
کرتا ہوں زلف یاں کہ میں استری کو یاد	ہوتا ہی دل مرا جو پریشان دوستو
ہی آپکی دہن کی خوشی کے کو یاد	ہوئی نہ عندلیب سہا کر فغان کی طرز
کرتا ہوں اسے صنم جو تری کافر کو یاد	کچھ میں جاکی بیٹھیے کتابچی ل ہی
رہتی ہی اس سب سے تری ہر کو یاد	ای جان توئی دن میں مانیگی کہ کیا
ای عشق تیری کرتی ہیں ہر سہری کو یاد	خجکیو کہ راہ رست پہ تو نے رکا دیا
اوس لڑا کی کرتی ہیں ہم دلیری کو یاد	نہ ناز اور زور وہ دل لگی گیا ہی آج
کرتا ہی بعد مرگ کوئی کب کی کو یاد	سب شہا میں زندگی مستحار کے

یاد کن کہ جو کہ در دل خجالت
 و در کمال غم و اندوه
 و در کمال غم و اندوه
 و در کمال غم و اندوه

یاد کن کہ جو کہ در دل خجالت
 و در کمال غم و اندوه
 و در کمال غم و اندوه
 و در کمال غم و اندوه

یاد کن کہ جو کہ در دل خجالت
 و در کمال غم و اندوه
 و در کمال غم و اندوه
 و در کمال غم و اندوه

اس قدر صبر و بردباری نہ ہونے کی وجہ سے
 یہاں تک کہ اس نے اپنے دل میں یہ سوچا کہ
 اگر میں اس سے مل سکوں تو میری زندگی بچ جائے گی
 لیکن اس نے اس قدر غور کیا کہ اس نے
 اپنے دل میں یہ سوچا کہ اگر میں اس سے مل سکوں
 تو میری زندگی بچ جائے گی لیکن اس نے
 اس قدر غور کیا کہ اس نے اپنے دل میں
 یہ سوچا کہ اگر میں اس سے مل سکوں
 تو میری زندگی بچ جائے گی

کہیں آ جاے خواب ای قاصد دل کو ہی چڑھتا ہے قاصد نریت ہے اک حباب اسے قاصد کیا دیا ہے خطاب اسے قاصد نامہ ہے لا جواب ای قاصد کیا بیون میں شراب ای قاصد شکر ہو گا ثواب اسے قاصد مصرعہ انتخاب اسے قاصد ہو گیا دل کباب اسے قاصد	ہجر میں آرزو ہے یہ محب کو زلف پیمان کے یاد ہی ہر دم اعتبار اس کا کچھ نہیں ہرگز اس نے عاشق کہا کہ دیوانہ اس کے خط کا جواب کیا لکھوں فرقت یار میں ہے خون جگر جلد نامے کو میرے تو پہنچا دو قوت موزوں کو اس کے کہتے ہیں مکی شہ کی جو اس نے خیر کی ساتھ	اس قدر صبر و بردباری نہ ہونے کی وجہ سے یہاں تک کہ اس نے اپنے دل میں یہ سوچا کہ اگر میں اس سے مل سکوں تو میری زندگی بچ جائے گی لیکن اس نے اس قدر غور کیا کہ اس نے اپنے دل میں یہ سوچا کہ اگر میں اس سے مل سکوں تو میری زندگی بچ جائے گی لیکن اس نے اس قدر غور کیا کہ اس نے اپنے دل میں یہ سوچا کہ اگر میں اس سے مل سکوں تو میری زندگی بچ جائے گی
--	--	---

شرم کو لائے کیا خیال میں یار ہی ابھی تو شباب اسے قاصد	
--	--

آہ سوزان ہو بہلا کیا دل بشتاب میں اوس پہ سو کی کا تصور رہی نینک بگڑے گرم جگر کی تان پہ اپنے کو کہا کچھ نہ ہی حل غیر بگڑے قاتل کے	اگر ہوتی ہی کہیں قطرہ سیلاب میں اگر ہو سکتی نہیں حد کی سیلاب میں برق کو جتنے کیا حملہ گرداب میں آپ سی کا نہ ہو خانہ قصاب میں
---	---

اس قدر صبر و بردباری نہ ہونے کی وجہ سے
 یہاں تک کہ اس نے اپنے دل میں یہ سوچا کہ
 اگر میں اس سے مل سکوں تو میری زندگی بچ جائے گی
 لیکن اس نے اس قدر غور کیا کہ اس نے
 اپنے دل میں یہ سوچا کہ اگر میں اس سے مل سکوں
 تو میری زندگی بچ جائے گی لیکن اس نے
 اس قدر غور کیا کہ اس نے اپنے دل میں
 یہ سوچا کہ اگر میں اس سے مل سکوں
 تو میری زندگی بچ جائے گی

زیر برادر تر سے چال ہی یا زراغ سیاہ | یا اعلام جسے کو کیا محراب میں بند
 شرم کیا حال کہیں گردش چرخِ دوں سے | رنج کیا کیا ہیں مکر اس دل بیتاب میں بند
 وہی تقریر کرے تیرا گندگار پسند | جس سزا کو کرے ہر مار تو ای بار پسند
 زلفِ شبنم کا مینا یوانہ نہو بس اپنی لٹی | مجھ سے یہ جنت کو آتی ہی شبِ تار پسند
 ہو گیا لکبلی ہی ٹیکلی از خود رفتہ | آگئی اوس بے میکیش کی جو تار پسند
 تیج ابروئی نہتی کیے لاکون زخمے | خانہ جنگون کو نہیں یہ تری ہمار پسند
 مگر عشاق کی ہر روز خبر سننا ہے | میر قاتل کو اسد یا ہی یہ ہمار پسند
 حسن لکبلی کی ریجہا ہی بہت وہ تو | زیب ہی کہی اگر اسکو خرید ہمار پسند
 خطا میں تعریف خط سب لکھی ہی میں | اسکو کیونکر نہ کر گیات عیار پسند
 جب وہ گل و بوہم آغوش تو ہی منھوس | سوتی او چنبیلی کی ہوں کیا ہمار پسند
 ہول گندیکا جو کتر مری خط کو لیکر | شاہ آئی او سے طو دل نگار پسند
 دل جگر کی جو قریب اپنی رکھی لاک بکاب | یا آئی نگری وہ بہت بیخوار پسند
 اک فضا میں نہیں یوانہ تقریر منہم | ساری عالم کو ہی اوشن رخ کی گفتار پسند
 عید کی چاند کی سوت اور ہی بکیتی ہیں | اکے نامی کو وہ بہن ابرو خمدار پسند

مجلس

29

فان

[illegible]

[illegible]

فصل بیستم در بیان جمیع احوال و مشایخ و
سند و نسب و جمیع احوال و مشایخ و
ایستادگان و جمیع احوال و مشایخ و
ادب و اخلاق و جمیع احوال و مشایخ و
پیشوایان و جمیع احوال و مشایخ و
صفت و طبع و جمیع احوال و مشایخ و
علم و کرم و جمیع احوال و مشایخ و
بنگیا مشوق و جمیع احوال و مشایخ و

<p>افسوس دل نہ دارا کی سہ پرخین ایک</p>	<p>ہاں افسوس ہوا ہزار افسوس دل نہ دارا کی سہ پرخین ایک</p>	<p>ای چون تیرا سہا پری افسوس دل نہ دارا کی سہ پرخین ایک</p>
<p>کم ہوا سویتوں کا ہار افسوس کر رہا ہوں دم شمار افسوس لے گیا دل کا وہ قرار افسوس</p>	<p>ہمارا شکون کا اپنی ٹوٹ گیا نہیں آتا تو اسے سچ زمان بیقرار ہے ہی اب تیرا ٹھہر</p>	<p>کیسے چاہیے تیری گونگ دل نہ دارا کی سہ پرخین ایک</p>
<p>اور سکو سینے سے کیا لگاؤں شرم میرا سینہ ہے داغدار افسوس</p>		
<p>مجھ کو بھولا ہے وہ نگار افسوس غیر سویتوں گلے کا ہار افسوس نہ کھلی زلف مشکبار افسوس نہوے ہم ترے شمار افسوس دل کو آتا نہیں قہر افسوس ہم ہیں نظروں میں تو کی غار افسوس نہوایا رہا ہکتا افسوس نہیں چلتے یہ ذوالفقار افسوس ملی کا فر کو ذوالفقار افسوس نہوایا رہا ہکتا افسوس</p>	<p>تکروں کیوں میں بار بار افسوس ہم نہ کویتیں تری ہار افسوس نہ معطر ہوا مشام کبھے ایک عالم خدا ہوا لیکن ایک دلبر کے پیر میں دم جبر غیر کے ساتھ بلج جاتے ہیں دست حسرت میں نہ چلیکے قتل کرتے نہیں وہ ابرو سے کستی ہیں دیکھ کر ہوں تیرے مجھے ہدم نے ایک دن بوجھا</p>	<p>نہیں تیرا افسوس دل نہ دارا کی سہ پرخین ایک</p>
<p>چونچیں</p>	<p>چونچیں</p>	<p>چونچیں</p>

در غزلان کی کوی بی تو نگار رخسار
 حسن بین چاند سبزه چو سحر آفرین
 لاله ای بی تو نشسته بر لبان عارف
 زلفش ز لعلی بوی خوش بوی باغی
 منیر و دهن کوی بی تو دامن
 نظراتی بین چو دامن عارف
 لبش زین زلفش بین عارف
 دهنش زین لبش بین عارف
 حسن چو لبش بین عارف
 حسن چو لبش بین عارف

آغاز سے ہی کام نہ انجام سی غرض دو صد مجھ کو ہی اسی مصداق سی غرض اسی پیشگی جو ہی تجھے انعام سے غرض کچھ اور کو دیتے ہی نہ اسلام سی غرض مطلب صبح سی ہی نہ ہی شام سی غرض کیا چھو اور کئی نامہ و پیغام سے غرض مجھ کو نہیں ہی عاشق بدنام سی غرض ساقی نہیں ہی مجھ کو تری جام سی غرض	آنکھ کمال کچھ نہیں لے دیا تو نہیں ہی دل میں عشق ابرو و خمد لریا کا دیتا ہوں نقد جان بھی قصدا وادہ ہو جو پوچھتے ہیں اس سب کا ذکر وراثت آئینوں پر ہی زلف و رخ یار کا خیال کہتے ہیں نامہ برسے وہ خط چھو کر دل سے چکا مر تو وہ کہتا ہی بی وفا عاشق ہوں میں تو نہ کس سر خور یا کا
---	---

محبوب کی طرح دشت نوردی کرنگی شرم مطلب گہری ہی نہ درو بام سے غرض	آئینہ ہو گیا بس کی کجی حیران عارض لوح قرآن ہی حسین آیت سجدہ ابر قاف آیتیں پر بیان ہی کی لفظ عکس کا رنگ جو اسکا کبھی ٹپ جانیگا ایسی آیت کی نکلیوں جن پر ہی لفظ
--	---

لالہ خستہ بیاں نہ ترا ای بندہ رو
 تما حلیہ آتو بیاں آتو بیاں آتو
 شمع آتو بیاں آتو بیاں آتو
 شمع آتو بیاں آتو بیاں آتو
 شمع آتو بیاں آتو بیاں آتو
 شمع آتو بیاں آتو بیاں آتو

ابرو میں سر چھپا ہی شرم مار
 دل ہی کی غرض کچھ او سکونین
 وہ سنگم خفا منو جائے
 جے اوٹھون میں اگر ملے جھکوں
 دام تزدیر ہے وہ رکنتے ہیں
 تیرا ونگے مرثہ لگاتے ہے
 شب بیگنہ رے کے سیرج ائی ل
 دل لالہ کے داغ دینے کو
 جھکودیکھا وہ ہو گیا سہل
 اقامت منو وے صبح فراق
 چال چلتا ہے اسل واسے وہ
 شرم بریا کیا ہے قامت نے

چوڑے منہ پر جب او بال فقط
 یاد ہی جنگ اور جدال فقط
 مجھ کو بس ہے یہی خیال فقط
 بوسے لب شہ وصال فقط
 وان ہی کیا گیسو ونگا جال فقط
 گوئے کیا مار تے پیچال فقط
 ذکر او س ماہ کا نکال فقط
 سرخ اوڑھی ہنسنی شال فقط
 او سین بس ہے یہی کمال فقط
 نے یہ مطلب شہ صال فقط
 دیکھ کچھ صنم کے چال فقط
 لائے بہو چال کیا وہ چال فقط

چاہتا ہی وہ یا نہیں اسی شرم
 دیکھنے سے ہے یہ فال فقط
 عاشق زار سے کرتی نہیں دھار
 شرم ہی محبوب کا بیکار عار

میں نے

[illegible]

رویت قیاف
 این عین بی باقی است از این
 لکن مقصود از این
 کلامی که در این
 کتاب است
 این عین بی باقی است از این
 لکن مقصود از این
 کلامی که در این
 کتاب است

رویت قیاف این عین بی باقی است از این لکن مقصود از این کلامی که در این کتاب است	این عین بی باقی است از این لکن مقصود از این کلامی که در این کتاب است	این عین بی باقی است از این لکن مقصود از این کلامی که در این کتاب است
--	---	---

این عین بی باقی است از این
 لکن مقصود از این
 کلامی که در این
 کتاب است

[illegible]

22

[illegible]

[illegible]

از روی جانان
 سینه‌ای که در گنجینه‌ی دل
 سالکین و عشاق
 کسرت گوشت و استخوان
 قتل و کشتن و زدن
 زهر و پیکر و خون
 دل و جان و کمال
 عاشق زار و دل‌سوز
 کجا مقابلین کمال

قتل کرنے سے مرئی ناک نہیں لازم ہے
مشموم بھی ہا تری جانبا زونہیں مصل فاعل

پیشانی مرا در شمشیر قاتل
جز لب لاله و دانه تو کام می نام
ایکین سما کیست تو یکام می نام
بنین آگاه بری هر من تو یکام می نام
ایکوس بنین زانین تو یکام می نام
کام رکنی چنین حفظ وصل تو کام می نام
و ده خنیشی زویس نام تو کام می نام
قاتل تو یکام می نام

[illegible]

[illegible]

ای فلک سببش اوس کی شامی اگر کن
ساقیا تو می گلو که پیاله برود
عشق نهان مین اوس کی لاله
جانم کی طرح او کی کتی هین دور سے ہم
وینکے تشبیہ تری نگرس غور سے ہم
رابطہ پر یون کن گئی کہ کھی غور سے ہم

اگر کسی آئینہ دل میں گدردت ای شہرم
صاف ہوں گی نہ کہی اوس شب مغرب و شہرم

رند بشریہ کو خدا سے نیکو آرام سی کام
 وعدہ افشیا کی جاسے ہو تو آئیو جلد
 خواہش عطری اور کچہ نہ تناکل
 خط امر او کی پڑنا یا نہ پڑنا تم کو کیا
 کام فرماتا ہی وہ جھکو کہ رستم نہ
 جب سی زنا رحمت کو تری پہنای
 نامہ دیکر جو کما حال مرا قاصد نے
 جان جانگی اگر الفنا ابروی بیجے
 کیون عاشق سون کہ نایاب نانی لہ
 دیکر لہنی سی ریر و کے ہی طلب ہمار

شیشہ می ہی سرد کاری در جام می کام
 آج ہی جھو صنم سے شراب می کام
 جسے کوئی ہی ہم آتش گل اندام می
 نامہ بری نقطہ اپنی تجھی انعام می کام
 ہو سکے یا کہ نہ اپنی اوسلی انعام می کام
 ز غرض میں ہی کویتا ہوں اسلام می کام
 بولی کیا اوسکی مجھی نارسو پیغام می
 آٹھ کما مجھ کدق مرصہ صاف کام
 ہشتین کسکو نہیں اوس خود کا
 گری کی ہی نغرض و نہ کجا نام کی کام

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible][illegible]

این

٢٤

[illegible]

عطرین مشکین خنبرین تیار و محبو
خاک انگویندین تیسرے تجکو دزد کا ہرگز
صورتِ ائینہ لیس کر دیا حیران محبو
سچ بتا دو کہ محبت میں زیادہ ہمسے
میں دزد دیدہ گاہ سونچ جو دیکھا تو کہا
قتل اس ناز و آواز میں نہوتا کیوں کر

یاریاں مجھے تو کھو گئیں لیکن سو اس کیا
شعرم کی بات ہے کیوں تہی نہ کیا یوں کیا

مگر گر کیا رقیب شادی کی جا نہیں
کس طرح میں کون کہ مرا جی نہیں
تشخیص کیا طبیب کبریٰ اس مرض کی آہ
ریخ و ملال و شو کو ای دل نہ دیکھے
کیا جانی دلبری کی وہ انداز ہمدرد
بکائی بہار ہول کھلے باغ میں مگر
قاصد سی راز دل نہ کہیگا حجاب سے

۵۹

مشتی بستی گلی کی ہر ت کی ہو بین
توئی کو سا جو تین میں دہن شکر کی
جسسا جہان میں کی بی شکر کی
پہلوی اٹھ گیا جو تین میں دہن شکر کی
مغل میں مار دیوں سپرد دل کا بین
کیو کی گون کو تین میں دہن شکر کی
مٹ ہوئی کی ایک بی بی زار کا بین
جسسا کی کی بی بی زار کا بین
ان بی بی کی بی بی زار کا بین

[illegible]

کھانہ کھانے کا نام نہیں ہو گا بیان نہیں
 انکا اشتیاق کیا تھا شہزادان کا
 خیال لپٹے نہ لانی نہ کیا حال کیا
 ارادت خواہی ہو یا کجی ہو یا کجی ہو
 نشان ہو تو کجی ہو یا کجی ہو یا کجی ہو
 کیا ہی ہو تو کجی ہو یا کجی ہو یا کجی ہو
 دہو ہو تو کجی ہو یا کجی ہو یا کجی ہو
 لیکن شوق کی بھی دو زبان ہیں

<p> بعد حمد و بحسب کولی ہی آئیو فانیین اوس خود فرض فی ایک ہی بوسا و نیہین نامی کو میری یار نے پرزی کیا نہیں بیشی چہری میں بطمین انکی مہر نہیں واقفہ اوسکا کونسا شاہ و گد نہیں کالی کا لفظ منہ سے کینی سب نہیں ہرگز کیسے بات وہ بت مانتا نہیں میری لہجہ جنون جو تجھے ہی صبا نہیں اب تو کوئی نظر میں ہمارے نہیں کم مہر جی سے مہر باد و صبا نہیں کیونکہ کون میں لٹ کو کالی بل نہیں ایسے گئی زمین پہ کین نقش نہیں سچ ہی شک کیا کوئی ارشٹا نہیں آنسو ابھی تو آنکھ سے اپنی گرا نہیں اب تک تو راز عشق کسی سے نہ گرا نہیں </p>	<p> اقرار کر کے آئے کا آ پنا اب ملک دو چار بوسی مانگی تھی کہہ دینگے منہ پر اتنا ہی شکر اب بھی جو قاصدنی خط یا شیریں ادا سمجھ کے نہ دارفہ ہوا اسدنی دیا اوی ایسا جمال حسن ایسی حیا و شرم عطا حق فی اوسکو خود میں خود پرست ہے وہ شوق خود پسند کیوں تونی جیسا میں گل چاک کر دیا اچھا سو اتیر نہ کجہ عشق میں رہے ہوتی ہیں مست سونگہ کی ہم کو رقت دوانہ کر دیا مجھے اسے غیرت پر ایران رنگان کا تپا کس سے چہرے شمس ہوا وہ میرا نکا کی جس دوستی نوحان نوح سمجھ میں سب کو دکھانا اکی شرم کو فراق میں نہ ٹھہر جانکا </p>
--	---

کھانہ کھانے کا نام نہیں ہو گا بیان نہیں
 انکا اشتیاق کیا تھا شہزادان کا
 خیال لپٹے نہ لانی نہ کیا حال کیا
 ارادت خواہی ہو یا کجی ہو یا کجی ہو
 نشان ہو تو کجی ہو یا کجی ہو یا کجی ہو
 کیا ہی ہو تو کجی ہو یا کجی ہو یا کجی ہو
 دہو ہو تو کجی ہو یا کجی ہو یا کجی ہو
 لیکن شوق کی بھی دو زبان ہیں

خوشه کرد و اول شیر جلا کرد و سس
 خوب بشام می دهد و یا جلا کاری می کند

سودھ کر دیا دل شیر خوار کر اوسنی | خوب مشاق ہی وہ یاد جفا کار میں

حال دل پنا تو تھا رزنا ای شرم | اک زمانہ ہی شنگر کی طرف راہ میں

زندگی اینجا بسوئی ہی بخواری مین
نام مشهور کیا اپنا ستمکاری مین
خواب مین بوسه لیا تہا رخسار اپنا
ہو گئی جان ہوا تیر ہوا خواہدین کی
وہ دھری در کی فقیری مین ہی ای شہ
دل ہی بیا دئی طرح کی کرتا ہی دوشوخ
بوسہ کب تکوں مین جو کیفیت ہے
پنس گیا سلسلہ زلف مین جو دیوتا
شہر راہ شر بار بار اسے جان ہے
عشر کی مری ستارنی سوانہ کیا

حبسکو ہی عشق حسین ابن علی سیاحی شرم
رستی ہین شیر خدا اسکے مدد گاری ہین

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مثل زلف از چشمش غزلات بین
 کوی بیت نورنی کی می بیند تازی
 شاداب با گل و عسل غزلان بین
 کی کوی باغی چمنین جلاری چون
 دیگوار و نهادر کیون تنی بین
 کیه تاشا تکیون کاسیم گریان بین
 کی لبت را یک یاری ای کیه بدون

۶۲

نیز از است و دل خندان بین
 و کی گویان چمنی جانشین
 پیشش تیر بات زحانی غزلان بین
 سائق خلایق مسلم خرم و ابله بین
 و کیم سیرت کمال بخش اوکی نورانی بین
 خزانای بدو کا نندیم خیمه چمنی بین
 و زانو و سکی تکیون تنی کیه باغیان بین

جسکے سبب چوڑ دیا اک جہان کو
 گو جان عاشقی میں گئی نام تو ہوا
 گل گھل کے تیری عشق میں لاغیر ہوا
 اسی سوز عشق تو فی جلا یا ہی اس قدر
 پرشاکل ہے آج جسکے اوں زیب
 کو چال دل کون تھو کہتا ہی چل نہ
 دیکھا سو فلک تو نگا کنی یہ وہ شوخ
 جی جیا کیا رہے ہر اس میں جہ ہوسو
 کل کو غدا نے تیری شرمندہ کر دیا

یا رب جدا کہ کجیو اوں میری جان کو
 لازم یہی ہی سو و کون اس نیاں نہ
 تو دیکھ میری پوست کو اور تنہا
 اگر کیا دیا ہی سر ہرک استخوان کو
 نجات پانی پانی عیا آسمان کو
 ستے کا میں نہیں شکر اس نشان کو
 کیوں بار بار دیکھتے ہو آسمان کو
 نامہ نہیں میں لکھتے کا نامہ بالہ
 تھا نسخ وہ سفید کیا ارغواں

کتب میں غنیمتیں کہیں کہیں
 لکھی یادوں جو غم کو کس
 دل کی یادوں جو غم کو کس
 دل کی یادوں جو غم کو کس

اے کئی کہ رنگ گل ترا و اوس
 جس سے پون میں سے گل ترا
 وہ گل ہو اور ماتہ میں ہی کا گل
 گل کی طرح فتوح مجھی بقیاس
 جس کی شمع پنی شہناں لباس
 گر چاہتی یہ بہنہ کہی جی او
 اسی یار وصل ایر کا جگر راس
 افسوس ہی ہمارا امتیں کچہ پاس
 انگین ہو اول بہت ہو اور اس
 پھر بھی شوق ہی پناہ دے رنج
 کیوں کہ پانون میں پناہی ہو رنج
 آج خلعت بھی پونا کہ جاگیرین
 گر کہیں انون میں سیر وہیں
 وہ شک گل چین اگر میری پانچ
 اون پو توں جو نگینا تازہ کہی باغ
 گلشن ہر جوش گل ہو لب جو ہر قیا
 ابھی ہمار میں جو زرد باغ ماتہ آسے
 شرمائی ویکس شفق آسمان بھی
 ہر راہ اپنی جھکو بھلے سے لے سیر کو
 مرزا ہی آپنی شخص کا بستر ہی بحر میں
 تھلا و پاس غیسر کو ہم دور و دور
 اسی شرم کون راحت جاتی چوٹ گیا
 پہلے اس شہی کی ثابت کر قہر میں
 ایک بوسہ لیا اکسدا ہون قہر میں
 کہا قاصد کہ لایا ہون میں چنا تم صل
 دونوں رفو کا تری آیا جو دست چکاں

[illegible]

چونکہ کاشیہ وصل یا تھا جو جی
 میں بدنامی اور فاش رسوائی
 کا مضمون تو میں کہہ رہا تھا
 ت خوابیدہ کا کہی تو کہوں نہیں
 بکی لپسری الفت فی کیا کہ تو اثر

اوس پریر کی یہی بس کشالی جنگو
 نہیں پاس آنا مناسبتی جانی جنگو
 اور گل تر کا ساحل زبانی جنگو
 اہی سو جاؤ وہ آتی ہے کہانی جنگو
 دوست کہتا ہی مرا دین جانی جنگو

غزل ان قافیوں میں اور یہی کچھ اچھی
 ایسی بہاتی ہی تری سر بیانیے جنگو

غہ سہی رہ کر کہیں جانے جنگو
 تنگدیں کی مسکلا ہوئیں دیوا صبا
 کم لئی دم کو تو اسی دیدہ خونبار زرا
 یہی رت تو تسلی ہو کر دل کو کہیں
 ری اظہار وہ الفت کو تو ہی جھین کہیں
 وہ تو قاصد کو دیا ریل پزیرا وہی ملا
 راز غنما جو چہ تھا ہی کوئی کہتی نہیں
 غیرت نامہ موزن میں سر سب شہار

اپنا چلا ہی کو ابھیچ نہ فی جنگو
 اور پھر یوں کی عبت ہوئی نگہانی جنگو
 ماتہ میں رخ کی ہی ہنسنگانی جنگو
 اپنی تصویر زرا دیجیے جانی جنگو
 جوتی بہاتی نہیں جاہت چینی جنگو
 نہ ملی فرصت پیغام زبا - نہ جنگو
 وہی خوش آتی نہیں مرثیہ خوانی جنگو
 کیا عجب ہی کو کہیں گل نغانی جنگو

چونکہ کاشیہ وصل یا تھا جو جی
 میں بدنامی اور فاش رسوائی
 کا مضمون تو میں کہہ رہا تھا
 ت خوابیدہ کا کہی تو کہوں نہیں
 بکی لپسری الفت فی کیا کہ تو اثر

اپنا چلا ہی کو ابھیچ نہ فی جنگو
 اور پھر یوں کی عبت ہوئی نگہانی جنگو
 ماتہ میں رخ کی ہی ہنسنگانی جنگو
 اپنی تصویر زرا دیجیے جانی جنگو
 جوتی بہاتی نہیں جاہت چینی جنگو
 نہ ملی فرصت پیغام زبا - نہ جنگو
 وہی خوش آتی نہیں مرثیہ خوانی جنگو
 کیا عجب ہی کو کہیں گل نغانی جنگو

دل
 ہاں چلے ہی کس غلامی کی لپسری
 ساقی آج سے تو نے پلائے جنگو
 میں نہیں کہی انہاں سے جنگو
 زبانی کی عجب سر و کلام جنگو
 اوس کی جو شراب آج پلائے جنگو
 جو زچہ کا اس کی چکیا جنگو
 ہاں چلے ہی کس غلامی کی لپسری
 ساقی آج سے تو نے پلائے جنگو
 میں نہیں کہی انہاں سے جنگو
 زبانی کی عجب سر و کلام جنگو
 اوس کی جو شراب آج پلائے جنگو
 جو زچہ کا اس کی چکیا جنگو

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اسی سے خبر سننا اپون دلدار کی ہر
 ہاری رہیگا خون و ہر نام کی کر
 دل ہی بات نہ بھن پیر وہ غیرت سچ
 اکیسوں کو قبول اتوں دلا ہو حال تو
 اسی شرم جسکے روح کرین سنیکی سامعین
 اب اس زمین میں جو کچھ ایسے نکال تو
 دیکھی گا جبر سے ماہ کا اختر خصال تو
 رخصتوں کی طرح غیر لہو تو کہے لکین
 اسی تیرے چلی ہی کو دیکھو پوچھنا
 جی اور کو تیا ہے گاتیری سوا کہی
 ہی سیر رنگ نہ کو اوس ہی ثابت
 اسی نہر شل ماہ تر اسنہ سب دہو
 زرد ہیان قتل کرنیکا ظالم نہیں چھی
 جینا نہیں سد اچھی اسی نہر چھی
 اوس نہ دی گلی اسی لگائی بھی کہیں
 روح ہو چکا ہی دلا تیج باز سے
 کہتا ہوں حال لار دلا ہو حال تو
 بست تک اپنی ہاندہ سیکانہ کا اوکان
 اکھوں کو قبول اتوں دلا ہو حال تو
 بن جائیگا اسی عسرت ہفصال تو
 منہ ہی ملا کی منہ چھین کا اوکان تو
 تیاں کی سری سیکہ گئی چال تو
 سکہ دور دل ہی پس خیال محال تو
 اسی سبہ رنگ اور نہ ہر زوال تو
 دیکھی ہماری گل کی اگر سرخ گل تو
 پوشاک پنی کسے پھر تباہی لال تو
 ہر کیا گلیا لیکہ یہ مال وصال تو
 پور اگر ایک تو مر اجانی سوال تو
 شانی پکیوں چراغ کی کتابھی مال تو
 کیا لڑی بات کی شرم کا دھن تو
 کیا لڑی بات کی شرم کا دھن تو
 کیا لڑی بات کی شرم کا دھن تو
 کیا لڑی بات کی شرم کا دھن تو

نامہ
 خوش ہوئی دلا پر وہ ادھی اور شوخ خدا کا
 پہنچا ہی جھا کار باب پیار کا نامہ
 فاسد توبہ کی جو پیغام زبا نہ
 دہلی پر تھی بول نکار کا نامہ
 مہکون میں ایت ہی عبارت میں کا نامہ
 پھر لا ستر دوسرے بنگلہ کا نامہ
 فاسد توبہ کی جو پیغام زبا نہ
 نامہ توبہ کی جو پیغام زبا نہ

ساتھ شوگر کی اور خالتیا ہی جی بھگت
 با دھرم کو بھی کہتا ہی کہ پیچھے رہ جا
 دیکھتی کیا ہو کٹر تہمیری ٹکونی ٹری
 بلبلو دیکھو اگر تم جین کو چہ یار
 عوض بخیہ جگر کی ہی ٹکڑی شرمنا
 پوچھتے کیا ہو بلا شوق شہاد جسے
 کہتے ہو قتل کو نکا تو اگر آئے گا
 سہو کو سطر سے دیدار میسر ہو گا
 موسیٰ کو دشن سیدل کی پڑی چوٹی
 چھوٹی مرغ جین بول گئی سب اپنے
 اپنی دانست میں ہرگز نہیں کہتے

ایک خوش فہمی تیری طلبگار کا نامہ
 خط دیکھ کر سہو کا کہ خط پر وہی طلبگار کا نامہ
 لایا ہی یہ کہن ایسی سب کا نامہ
 اوس دن کو خوشیا میں پان کوٹین
 قاصدین دیلائی جو دلہا کا نامہ
 ی دھرم کیا کیا بول دہی بول
 کہی سہی نظام کہیں انکار کا نامہ
 ہر طرح زنجیر ہی ہزار ہی طرف

برق سان ہاتھ میں تھام کی جو شمشیر ہی شرم	روایت
عائزہ دل کی یہی شاخ نشین دیکھو	نامی ہوز
دیکھو کھٹا حال دل زار کا نامہ	اپو بچے ٹہیں عیسیٰ کو یہ بیمار کا نامہ
دل خوش نہوا دیکھ کے دلدار کا نامہ	ہی ہٹا کھٹا اول کی انکار کا نامہ

کشتہ بختیاری کا نامہ
 کشتہ بختیاری کا نامہ
 کشتہ بختیاری کا نامہ
 کشتہ بختیاری کا نامہ
 کشتہ بختیاری کا نامہ
 کشتہ بختیاری کا نامہ
 کشتہ بختیاری کا نامہ
 کشتہ بختیاری کا نامہ
 کشتہ بختیاری کا نامہ
 کشتہ بختیاری کا نامہ

نامہ
 خوش ہوئی دلا پر وہ ادھی اور شوخ خدا کا
 پہنچا ہی جھا کار باب پیار کا نامہ
 فاسد توبہ کی جو پیغام زبا نہ
 دہلی پر تھی بول نکار کا نامہ
 مہکون میں ایت ہی عبارت میں کا نامہ
 پھر لا ستر دوسرے بنگلہ کا نامہ
 فاسد توبہ کی جو پیغام زبا نہ
 نامہ توبہ کی جو پیغام زبا نہ

تبریز و تبریزی

چون باریکی نایافته ای دل بیک
 که بیک جان کی قاتل بی تو زنی
 در دنیا چنانی نه که فریاد زنی
 در دنیا چنانی نه که فریاد زنی

بلکه با نوز زبان بی تو زنی
 شسته بین دست پیوسته ای
 جگر بی تو زنی زنی زنی
 ای خون منصفه ای بی تو زنی
 ای خون منصفه ای بی تو زنی
 ای خون منصفه ای بی تو زنی

فن کرتا سے کیا سائہ مری لکھتا ہے کیا کیا
 ای شرم نہ دیکھ اوس بت عیار کا نام

<p>جس کا ہر سر پہ بیانیہ میرا بار ہے وہ ہر طرح ساری سینوں میں حد ہے وہ جو کہ مجھ کو ہوا تھا اسی آزار ہے وہ ہوش اور بیدار میں جی کی کی و تار ہے وہ پھر خدا جانی دلا کیلئے سیرا ہے وہ سر پہ اس حضور و خواب تری کھتا ہے وہ ہی یقین جھک کو کمین اور گر فدا ہے وہ بولتا جو تے نہیں باوق الا قرار ہے وہ کوئی سکھلا گیا کیا یا کر عیار ہے وہ حسن خوبی میں پڑا ہو گا طرار ہے وہ عشق میں تیرے نہ ہو تے دیوار ہے وہ سب افزوں تو سمجھ یا کر عیار ہے وہ شہری چرخ نمی آنا ہی باز ہے وہ کوئی گدی کر عیسے ہی کر عیار ہے وہ</p>	<p>جس کا ہر سر پہ بیانیہ میرا بار ہے وہ ہر طرح ساری سینوں میں حد ہے وہ جو کہ مجھ کو ہوا تھا اسی آزار ہے وہ ہوش اور بیدار میں جی کی کی و تار ہے وہ پھر خدا جانی دلا کیلئے سیرا ہے وہ سر پہ اس حضور و خواب تری کھتا ہے وہ ہی یقین جھک کو کمین اور گر فدا ہے وہ بولتا جو تے نہیں باوق الا قرار ہے وہ کوئی سکھلا گیا کیا یا کر عیار ہے وہ حسن خوبی میں پڑا ہو گا طرار ہے وہ عشق میں تیرے نہ ہو تے دیوار ہے وہ سب افزوں تو سمجھ یا کر عیار ہے وہ شہری چرخ نمی آنا ہی باز ہے وہ کوئی گدی کر عیسے ہی کر عیار ہے وہ</p>
--	--

ای ہون نئی ایام کی نیا شہر ہے وہ
 ہون بیداروں کی چرخ گداز ہے وہ
 سب کی شہر ہے وہ نہ ہو گداز ہے وہ
 ہون جہاں نہ ہو گداز ہے وہ
 وہ کیا عالم چرخ گداز ہے وہ
 نظر کی آہیں گداز ہے وہ
 تو جی نہ ہو گداز ہے وہ
 تو جی نہ ہو گداز ہے وہ
 تو جی نہ ہو گداز ہے وہ

ای ہون نئی ایام کی نیا شہر ہے وہ
 ہون بیداروں کی چرخ گداز ہے وہ
 سب کی شہر ہے وہ نہ ہو گداز ہے وہ
 ہون جہاں نہ ہو گداز ہے وہ
 وہ کیا عالم چرخ گداز ہے وہ
 نظر کی آہیں گداز ہے وہ
 تو جی نہ ہو گداز ہے وہ
 تو جی نہ ہو گداز ہے وہ
 تو جی نہ ہو گداز ہے وہ

[illegible]

شریک و زندان کی اگر سب سے پہلے
 دیکھو تو سب سے پہلے دیکھو
 دیکھو تو سب سے پہلے دیکھو
 دیکھو تو سب سے پہلے دیکھو

اس سر جانی کی ہر طرف کی ہر دشت و دشتان میں ہر روز کی ہر کئی طرح کی ہر پہلو کی ہر جی جان ہر راز و راز کی ہر مشق کی ہر کھٹکھٹ کی ہر رستہ ہر گھر کی ہر راز کی	اسی ہی زبان کی ہر ہر کی ہر ہر آتی ہر ہر کی ہر ہر کی ہر سسی کی ہر ہر کی ہر ہر کی ہر اندازہ داتی ہر ہر کی ہر آواز و طبیعت کی ہر ہر کی ہر جیتی ہر ہر کی ہر ہر کی ہر
---	---

تیر سیراک چیر کی اس کی ہر ہر
 تقدیر جو ہر گھر کی ہر ہر کی ہر

عاشق شیدا کی ہر ہر کی ہر زلف سیہ چو کی ہر ہر کی ہر لہکی وہ دلدار کی ہر ہر کی ہر کیا جو مچی کتنی ہر ہر کی ہر تانہ نامل کہی ہر ہر کی ہر حور کی اگر ہم چہ کی ہر ہر کی ہر تی نہ کہی کی ہر ہر کی ہر	اس ریح و طبیعت کی ہر ہر کی ہر عتاق میں شہر کی ہر ہر کی ہر اوس شوخ کی ہر ہر کی ہر عاشق جو ہر ہر کی ہر گلبرگ کی ہر ہر کی ہر ہر ہر کی ہر ہر کی ہر دل کی ہر ہر کی ہر
--	--

اسی ہی زبان کی ہر ہر کی ہر
 ہر آتی ہر ہر کی ہر ہر کی ہر
 سسی کی ہر ہر کی ہر ہر کی ہر
 اندازہ داتی ہر ہر کی ہر
 آواز و طبیعت کی ہر ہر کی ہر
 جیتی ہر ہر کی ہر ہر کی ہر
 تیر سیراک چیر کی اس کی ہر ہر
 تقدیر جو ہر گھر کی ہر ہر کی ہر
 عاشق شیدا کی ہر ہر کی ہر
 زلف سیہ چو کی ہر ہر کی ہر
 لہکی وہ دلدار کی ہر ہر کی ہر
 کیا جو مچی کتنی ہر ہر کی ہر
 تانہ نامل کہی ہر ہر کی ہر
 حور کی اگر ہم چہ کی ہر ہر کی ہر
 تی نہ کہی کی ہر ہر کی ہر

اس ریح و طبیعت کی ہر ہر کی ہر
 عتاق میں شہر کی ہر ہر کی ہر
 اوس شوخ کی ہر ہر کی ہر
 عاشق جو ہر ہر کی ہر
 گلبرگ کی ہر ہر کی ہر
 ہر ہر کی ہر ہر کی ہر
 دل کی ہر ہر کی ہر

[illegible]

تیری فراق میں جڑا ہوں جلد اورت
 جزا زہدیکہ عیدوکانہ شاد ہو قائل
 فراق جامی میسر ہو اکوس پر کیا وصل
 بنبراجان ہی نہ کیونکر سوچ شغیفہ یارو
 خبر نہ مری الفت کی اک ذرا او کو
 بس اتنی ہی میں تو گھر گیا ہی کیوں دل
 قطع اور وینہ کرنا ہی مجھ پہ جو رحم
 ادھکاؤں تاکر دل کیا کہ ادھک نہیں سکتا
 کئی یہ آؤخی خوشی کی وجہ درپردہ
 خدا ہی جانی ہوئی اوس کے گلشن الفت
 مراتب دہشی کا جب ہنگی خطبہ ختم
 عجیب بین جو منسو دیکھ دیکھ کر محبو
 میں اک فقیر بیوں کس سیاہ کافی ہے
 جو ابھی چاہ رہنماد عشق ای کویت
 زنجی نصیب ہم ہو چین کرلا اسی صحر
 خدا کی دعا سے اس کی حالت بدلتی ہے
 اس کی دعا سے اس کی حالت بدلتی ہے
 اس کی دعا سے اس کی حالت بدلتی ہے

تاریخ

یوسف ای و کعبت چاه نہ ایسی کو دلا

شہرہ پیغامِ زبانی سے پہلا شاد ہون کیا
اوسنی بھیجا دھبی وصل کا پیغام مجھے

ایک کھینچتے تھے یہی سببت میں گرفتار ہو
 چشتاری ہی ثابت تھی وہ ستیا رہو
 دیکھا بزرگس بیمار کہ بیمار ہو
 پاس بیٹھتی تھے تم مری بیمار ہو
 اب وہ اگلی تری کیا قول دروازہ ہو
 ایک ہرجائی کی وارفتہ رفتار ہو
 شک نانی سی فروغی از نور ہو
 ہم بھی مری کی طرح طالب دیدار ہو
 میں گم بار ہوا تم جو شکر بار ہو
 پھول گلزار کی آگہوں میں مگر خار ہو
 میں تو کیا حضرت کو معنی خبر دیدار ہو
 دل میں کیا سوچتی ہیں طائر پندار ہو

پرفانی دولت چاہ نہ ایسی کو دلا
 کردیا او کی محبت فی لوہہ نام ہے
 شرم پیغام زبانی سے بہلا شاد ہون کیا
 اوسنی بیجا دہی وصل کا پیغام مجھے
 کیا کہیں سخت نصیبت میں گرفتار
 چشتاری ہی ثابتی وہ ستیا رہو
 دیکھا زکس بیمار کہ بیمار ہو
 پائل بیٹھی سے تم مری نیرا ہو
 اب ہاگلی تری کیا قول دروازہ ہو
 ایک ہرجائی کی داد دے رفتار ہو
 مشک تانی سی خروں مرنے دیار ہو
 ہم بھی مری کی طرح مایہ دیدار ہو
 میں گدہ بارہو اتم جو شکر بار ہو
 پھول گلہ ارکی اکھوں میں مخرام ہو
 میں تو کیا حضرت یوسف ہی حریار ہو
 دل میں کیا سوئے تکی طار ہو

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

در روی دوری هم نه مری پاس
 خیرون ہی جو چہ فی فانی را توں کو
 ابروی بد غیب کیا عیش ہی گزشتی کاشم
 آج کی شب بت میکش جو مر پاس آئے
 دل پر ایسی ہوشیہ تری دلہاری کی
 بخت اول نہ لگا کہ ہے تجھ پر گز
 او کو تشبیہ بھلا بال ہی میں کی تو کر
 و غریب یہ تری را بین نہ کو گنا کی
 قتل عاشقی کی لہی پہ تری ہوشیہ کیف
 او کو شہا و شہم ہو گیا کیا ایدل
 چشم بیاہر سے تیری مجھے بیاہر کیا
 ہم بھلا حال دل اپنا کہیں سے جا کر
 ہو گیا اہل نادان تجھی سودا شاید
 سو ہی جا کی صنم آنیکا و عدا کر کے
 تیری چہری کی مقابل ہی کمان جو رہ
 رخ تابان پر ہوا ہی خیز شب نگ عیا
 تو فی اہر ہی سدا میری دل لہاری
 اگر خبر ہوتی بچے تیری شہ گادی کے
 جس کہ میں ہو کر گل ہی ہوا بار کے
 یا د میں باتیں مجھی تیری دل لہاری
 تمنی (یجا دنی) اب یہ طرح داری
 تری را ہوشیہ سے پہر ملتی کی تیری
 بوجہ عیسے نہ حقیقت کمر بیاہر
 بات سب کرتی ہیں یا تیری کھداری
 نقد راحت کو دیا غم ہی خیر داری
 نہ مری لگو خبر کچھ مری بیداری کے
 شکل خدایسی بھلا ملتی ہی کب نہاہ
 روز روشن ہی دکھائی ہی غمی تار کے

رازِ حقیقہ کا یہ سچا قصہ کہ
 ہرگز نہ تھا کہیں رازِ حقیقہ کا
 ہرگز نہ تھا کہیں رازِ حقیقہ کا
 ہرگز نہ تھا کہیں رازِ حقیقہ کا

کہنا تھا کہی کا خط میں احوال شکل کی نہ تھی رہیں صاف رنگ سا غریبے اب تو ساقے سینے مصحف رخ کا ہوں بیمار ماسین فی کہی اک برسہ زلف ہی ہوش سے فرصت ہوش آج سچائی دکھانی ہے جو منظور گلہجی نہیں اس سے چہا بھان اپنی میں اوپر ہی ہاں دن تو رنج و غم سی جھوٹ جاوے مہیے سی اک دن میں فی جا کر پولا تو نہیں بچھے کا زہنار	کہیں کا لہر نہ خط میرا اگر اوسے اگر تو خاک میں جگو ملا دے ہمارے لب ہی لب جلدی ملا دے کوئی قرآن کے جگو ہوا دے لگا کہتے تھے میری بلا دے اگر تو مصحف رخ کی ہوا دے میری لاشی کو اک ٹھوکر لگا دے تو سب باتیں دلا اوسکی ہلا دے میری دیر کو گر گئے ملا دے پیادہ زہر کا کوئی پلا دے مرض ہی عشق کا محکود وادے شفا جگو مگر مشکل کشا دے
---	---

تھی شرم و حیا جسطح ہے شرم اوسے ایسی خدا شرم و حیا دے	لہر اک جرات کی اوسنے دل کی لہری کی گہات کی اوسنے
---	---

ہون وہ کران کہ سدا اوس کی آواز
 ہون وہ کران کہ سدا اوس کی آواز
 ہون وہ کران کہ سدا اوس کی آواز
 ہون وہ کران کہ سدا اوس کی آواز

۱۳

کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی مبارک بود
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی مبارک بود
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی مبارک بود

باد و عشق سی سبزه رها کر کی بین
 در خیال خزه یار سی دل رویا لعل
 دیکه می بی جوری چشم عمار سیب
 تیر را رهی که گوی کوسه ناز سیب
 دلبه که مایه آغا عجیب زخم یہ کلر سیب

بحر وصل نه اسے شمرم نمودار بودی
 کی شب بحر بہت گریه روز آری سہمنہ

اب چاشنہ آبی مبارک سیب
 تب فرقت ہی خمین الی ہر ادب
 حکم خاق سیب چانی تری مروان
 شکر کیون کر نکون بین کہ مرا خضر
 فصل ہی حق کی گئی مہم جو ہر ناخدا
 بافت غیب نے آنکا مری بانی کے
 ستار قب پہلی تو مشر و حکیم حاذق
 اکی چہر شہرین اوس کو نہ گم گشتہ
 سرزمین ہند کی رشک فلک چارم
 کیون انہودست غدا اوس کو کہو خاک

دن یہ خالق فی دیکھایا مبارک بود
 خیریت جمل پلاپایا مبارک بود
 نہ ظم کے پلاپایا مبارک بود
 شہرین جلالی دیکھایا مبارک بود
 ہر جمل پلاپایا مبارک بود
 شہرہ دیکھایا مبارک بود
 زار اب شہر کا دیکھایا مبارک بود
 شہر کھان کو دیکھایا مبارک بود
 چرخ سی ہرادر آبی مبارک بود
 اوس غافل سی لایا مبارک بود

کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی مبارک بود
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی مبارک بود
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی مبارک بود

کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی مبارک بود
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی مبارک بود
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی مبارک بود

کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی مبارک بود
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی مبارک بود
 کی ای عازر دیکھایا مبارک بود
 رعد قاصد کی مبارک بود

ش ۲۲ د

۸۹۱۵۳۱

This book is due on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.
